اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴
بیرون ہند سالانہ ۱۸

قیمت ایک آنہ

[illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۷ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ جون - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کے پاؤں کے انگوٹھے میں جو نقرس کا درد تھا - اس میں آج خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ تخفیف ہے - احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؁

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بوجہ ضعف ناساز ہے - دعائے صحت کی جائے ؁

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز ہے - نیز صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو روزانہ $\frac{103}{104}$ درجہ تک حرارت رہتی ہے - احباب دعائے صحت کریں ؁

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے - نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب کمر سینہ اور پسلی کے ریحی درد کے سبب امرتسر میں زیر علاج ہیں دعائے صحت کی جائے -

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے - جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سیالکوٹ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ؁

میاں عبدالکریم صاحب سکرٹری مال لاہور کی والدہ صاحبہ کی نعش ۲۳ جون کی شام کو بذریعہ لاری لائی گئی - حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا - احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں

افسوس کل شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کی خوشدامن صاحبہ بیوہ بابو فیروز علی صاحب مرحوم انتقال کر گئیں م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبت ذاتی کے رنگ میں رنگین ہو کر نیکی کے تمام کام بجا لاؤ

"سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے - کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے - جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا - جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے - وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلہ کی خواستگار نہیں ہوتی - بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے - جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے - یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ماں کو حکم دے - کہ تو اپنے بچہ کو دودھ مت پلا - اور اگر ایسا کرنے سے بچہ ضائع بھی ہو جائے - تو اس کو کوئی سزا نہیں ہوگی - تو کیا ماں ایسا حکم سنکر خوش ہوگی - اور اس کی تعمیل کرے گی - ہرگز نہیں - بلکہ وہ تو اپنے دل میں ایسے بادشاہ کو کوسے گی - کہ کیوں اس نے ایسا حکم دیا" (الحکم نمبر ۳ - جلد ۹ - مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

جمعہ کی فرضیت کے متعلق ایک سوال کا جواب

ایک صاحب نے عورتوں پر جمعہ کی فرضیت کا سوال کیا - حضرت اقدس نے فرمایا - کہ اس میں تامل کر دیکھ لیا جائے - اور جو امر سنت اور حدیث سے ثابت ہے - اس سے زیادہ ہم اس کی تعبیر کیا کر سکتے ہیں - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جب مستثنےٰ کر دیا ہے - تو پھر یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہی رہا ؁ (البدر نمبر ۳۴ - جلد ۲ - مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۳ء)

اپنے اندر ایک امتیازی شان پیدا کرو

"ہماری جماعت کو چاہیئے - کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے - اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے - اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا - اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہے - جیسا پہلے تھا - اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے - تو یہ اچھی بات نہیں اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخلقی اور بدسلوکی رہی - اور وہی حال رہا - جو پہلے تھا - تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ"
(الحکم نمبر ۳۴ - جلد ۱۱ - مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

خدا تعالےٰ کے دروازہ پر گرے رہو

"دیکھو - ایک بچہ کے دشمن کا مقابلہ ماں باپ کیا کرتے ہیں - اسی طرح جو خدا کے دروازہ پر گرتا ہے - تو خدا خود اس کی رعایت کرتا ہے - اور اس کو ضرر دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے" (البدر نمبر ۲۴ - جلد ۲ - مورخہ ۳ جولائی ۱۹۰۳ء)

تزکیہ نفس کے بعد انسان کا متکفل خدا ہو جاتا ہے

"جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے - تو خدا اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے اور جیسے ماں بچہ کو گود میں پرورش کرتی ہے - اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے"
(الحکم نمبر ۳۴ - جلد ۸ - مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

حکومت پنجاب اور ہندوستانی ریاستیں

لاہور ۲۳ جون کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں حال میں ایسی تحریکوں نے فروغ حاصل کیا ہے۔ جو بعض ہندوستانی ریاستوں کے نظم و نسق کے خلاف چلائی جا رہی ہیں۔ ریاست حیدر آباد کے خلاف آریہ سماج نے جو شورش جاری کی ہے وہ اخبارات وغیرہ میں اس حد تک معرض بحث میں آچکی ہے۔ کہ اس کا تفصیل سے ذکر کرنا بالکل غیر ضروری ہے۔ حیدر آباد کے علاوہ دوسری ریاستوں کے خلاف بھی حملے کئے گئے ہیں۔ مجلس احرار بہاولپور کے خلاف حصہ لے رہی ہے۔ حال ہی میں ایک احرار کانفرنس میں جو ملتان میں منعقد ہوئی ریاست مذکور کے شورش پسندوں کو مدد دینے کے طریقوں کو زیر بحث لایا گیا مزید برآں ضلع لدھیانہ میں سیاسی مفسدہ پرداز ریاست پٹیالہ کے باشندوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں مارچ اور اپریل ۱۹۳۹ء میں ضلع حصار میں جو سیاسی جلسے ہوئے ان میں تقریروں کے دوران میں ہز ہائی نس مہاراجہ بیکانیر پر ذاتی حملے کئے گئے اور ریاست کے نظم و نسق کو بدنام کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں چھوڑی گئی۔ اسی طرح لاہور کے ایک اخبار میں حال ہی میں ریاست جنید کے نظم و نسق پر اہانت آمیز حملے کئے گئے ہیں اور ریاست مذکور میں اس اخبار کی کاپیاں بہت زیادہ تعداد میں مفت تقسیم کی گئیں تاکہ ریاست کی حکومت کو ذلیل کیا جائے۔

حکومت پنجاب کو اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے کہ ہندوستان میں ریاستوں کی حکومتوں کو پنجاب کے باشندوں کے ایسے منظم حملوں سے بچایا جائے قطع نظر اس پریشانی کے جو ایسے حملوں سے لازماً متعلقہ ریاستوں کو ہوتی ہے دیکھا گیا ہے کہ ایسی شورش سے خود صوبہ کا امن سخت خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ تجربہ سے ظاہر ہے کہ کسی ریاست کی حمایت اور مخالفت تقریباً ہمیشہ ایک نہ ایک وقت فرقہ وارانہ رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ حیدر آباد کے خلاف شورش کا براہ راست یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں شدید فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے۔ اور حال ہی میں پنجاب کے متعدد اضلاع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا سرگرمیوں کی وجہ سے فرقہ وارانہ تلخی میں خطرناک طور پر زیادتی ہو گئی ہے۔ حیدر آباد ڈسٹرکٹ کے متعلق مسلمانوں کی مخالفت سے شدید نتائج کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے جیسا کہ اس تجویز سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو ۲۳ جون کو حیدر آباد ڈے منانے کے متعلق کی گئی۔

ان حالات میں حکومت پنجاب اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کہ اس کے حکام کو ہر قسم کی صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کافی اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کے تحفظ کے قانون مصدرہ ۱۹۳۴ء کی دفعات ۴ تا ۷ کو صوبہ بھر میں ایک سال کے لئے نافذ کیا جائے۔ ان دفعات کی وجہ سے جب مقامی صورت حالات اس کی مقتضی ہوگی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ خطرناک تقریروں کو روک سکیں یا جتھوں کو ان علاقوں میں سے گزرنے سے باز رکھ سکیں۔ جہاں ان کی موجودگی میں فرقہ وارانہ جذبہ کو خطرناک حد تک بڑھنے کا احتمال ہو۔ یہ جائز طور پر امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اختیارات جو اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بذریعہ سرکاری اعلان تفویض کئے جائیں گے کبھی بھی استعمال نہیں کرنا پڑیں گے لیکن مندرجہ بالا حالات کے پیش نظر حکومت کو اطمینان حاصل ہے۔ کہ ایسے اختیارات کا تفویض کرنا نہ صرف ریاستوں کے متعلق اس کی ذمہ داری کی انجام دہی کے لئے بلکہ صوبہ کے اندر صلح اور امن کی بحالی کے لئے بھی نہایت ضروری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارورڈ بلاک کا پروگرام

۲۳ جون بمبئی میں مسرکاؤس جی جہانگیر ہال میں آل انڈیا فارورڈ بلاک کانفرنس کا اجلاس مسٹر سبھاش چندر بوس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے کانگرس کے انتہا پسند عناصر کی تنظیمی کمیٹی کے تقرر کے سلسلہ میں ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ مسٹر ایم این رائے نے ریزولیوشن کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس کے بائیں بازو کو متحد کرنے کے لئے اس وقت تک تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوتی رہی ہیں۔ میں ان انتہا پسند عناصر۔ پارٹیوں اور گروہوں کے اتحاد پر زور دینے کے حق میں نہیں جن میں اتنی ہمت نہیں یا جو اس بات کے لئے آمادہ نہیں کہ کانگرس کی موجودہ لیڈرشپ کو معزول کر کے انقلابی سپرٹ رکھنے والی لیڈرشپ کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد فارورڈ بلاک کے پروگرام پر مشتمل ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے جس کا مفادیہ ہے کہ فارورڈ بلاک مندرجہ ذیل پروگرام چلانے کی ہر ممکن کوشش کریگا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پروگرام کے حق میں پروپیگنڈا بھی جاری رکھا جائیگا۔ تاکہ انڈین نیشنل کانگرس فارورڈ بلاک کے پروگرام کو اپنانے کے لئے آمادہ ہو جائے۔

(۱) ہر ایک ہندوستانی کو کامل مذہبی آزادی حاصل ہوگی لیکن سیاسیات پر مذہب کا تسلط نہیں ہوگا یعنی پولیٹیکل معاملات میں سیاسی اقتصادی اور سائنٹیفک اصول کو مد نظر رکھا جائیگا۔ (۲) صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ کے بعد صوبہ پرستی اور فرقہ پرستی کی سپرٹ تقویت پکڑ گئی ہے فارورڈ بلاک اس کے خلاف جہاد کریگا۔ (۳) کانگرسیوں میں جو بدعنوانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ خواہ وہ کانگرس کی لیڈرشپ پر قابض رہنے کی خواہش کا نتیجہ ہیں یا پارلیمنٹری پروگرام کو قبول کرنے کا۔ ان سب کا انسداد کیا جائیگا۔ (۴) کانگرس کو خاص مفاد سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور کانگرسی وزارتوں کے اثر و رسوخ سے آزاد کرانے کی کوشش کی جائیگی اور اس امر کا خیال رکھا جائیگا کہ کانگرس پر وزارتیں یا خاص مفاد رکھنے والے لوگ مسلط نہ ہو جائیں۔ کانگرس کے اندر جمہوریت کی سپرٹ پیدا کی جائیگی اور اس کے ساتھ ہی ملک بھر کی کانگرس آرگنائزیشنوں کو زیادہ ترقی پسند اور سرگرم بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ (۵) کانگرس کے پارلیمنٹری پروگرام پر جس کا ذکر الیکشن مینی فیسٹو میں کیا گیا تھا زیادہ تیزی اور سختی سے عمل کیا جائیگا۔ وزراء اور کانگرس پارٹیوں میں انقلابی سپرٹ پیدا کی جائیگی۔ کانگرسی وزراء کے یہ امر ذہن نشین کر دیا جائیگا۔ کہ وہ برطانوی حکومت کے ماتحت نہیں بلکہ کانگرس کے ماتحت ہیں نہ صرف کانگرسی وزارتیں بلکہ ملک بھر کی سرگرمیاں اس طرح سے جاری رکھی جائیں گی۔ کہ ملک میں متوازی حکومت قائم کر دی جائے۔ (۶) کسانوں اور مزدوروں کی طرف سے اقتصادی نجات کے لئے جو جد و جہد ہو رہی ہے اس کی سرگرم حمایت کی جائیگی۔ (۷) کانگرس کو کسان سبھاؤں۔ ٹریڈ یونینوں۔ یوتھ لیگوں اور سٹوڈنٹس فیڈریشن وغیرہ اینٹی امپیریلسٹ آرگنائزیشنوں کو زیادہ تر نزدیک لانے کی کوشش کی جائیگی۔ (۸) کانگرس کو ریاستوں کی تحریک آزادی کی زیادہ سرگرمی سے حمایت کرنی چاہئے انڈین نیشنل کانگرس اور سٹیٹس پیپلز کانفرنس کو ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک لانے کی کوشش کی جائیگی تاکہ ریاستی عوام کی تحریک آزادی ہندوستان کی تحریک آزادی کا حصہ بن جائے۔ (۹) مجوزہ فیڈرل سکیم کے متعلق غیر مصالحانہ مخالفت کا رویہ اختیار کیا جائیگا۔ اور ہر ممکن طریق سے اسے روکنے کی کوشش کی جائیگی (۱۰) آئندہ جنگ میں ہندوستان شرکت نہیں کریگا۔ (۱۱) برطانوی مال اور غیر ملکی اشیاء کے بائیکاٹ کی تحریک کو از سر نو شروع کیا جائیگا۔ (۱۲) سیاسی ورکروں کی ٹریننگ کے لئے خاص انتظامات

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں (مینیجر)

632

ٹین سین میں برطانیہ اور جاپان کی کشمکش

ٹین سین کی ۲۳ر جون کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ چینی باشندوں نے برطانوی حکام سے یہ شکایت کی ہے۔ کہ چونکہ وہ برطانوی آبادی کو سبزی وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔ اس لئے جاپانی ایجی ٹیٹروں کی طرف سے انہیں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر انگریزوں کو سبزی مہیا کرنا ترک نہ کیا گیا تو نہ صرف ان پر بلکہ ان کے بال بچوں پر بھی سختی کی جائے گی چنانچہ چینیوں کی حفاظت کے لئے مارکیٹ میں پہرے دار مقرر کئے گئے ہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے برطانوی آبادی کے گرد جو بجلی کے تار لگائے ہوئے ہیں۔ آج صبح ایک چینی کی لاش ان سے چمٹی ہوئی تھی۔ آج ٹوکیو کے دفتر خارجہ میں ایک افسر سے ٹین سین کی صورت حالات کے متعلق استفسارات کئے گئے۔ مگر وہ اس کے متعلق وضاحت کے ساتھ کچھ بیان نہ کر سکا۔ البتہ اس نے یہ کہا کہ ٹین سین میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کا تعلق ٹوکیو سے کچھ نہیں۔

غیر ملکی جہازوں کو سوٹیاؤ سے نکل جانے کے حکم کے متعلق افسر مذکور نے کہا۔ کہ یہ ایک دوستانہ مشورہ تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ کہیں ان جہازوں کی موجودگی معاہدات کو زیادہ پیچیدہ کرنے کا باعث نہ ہو۔ ورنہ برطانوی اور امریکن جہازوں کو سوٹیاؤ کی بندرگاہ میں آنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

آج مسٹر چیمبرلین نے ٹین سین کی صورت حالات کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ انگریزوں کے ساتھ جاپانی جو بدسلوکی کر رہے ہیں۔ اس کے بارہ میں لارڈ ہیلی فیکس جاپانی سفیر سے ملاقات کر رہے ہیں۔ سوٹیاؤ کے متعلق آپ نے کہا کہ گو ابھی تک وہاں سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ تاہم پتہ چلتا ہے۔ کہ جاپانیوں نے اپنے رویے میں کچھ نرمی کر دی ہے۔ حکومت برطانیہ کو جاپان کے خلاف انتقامی کارروائی کرنے کے سوال پر مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ ابھی معاملہ اس حد تک نہیں پہنچا کہ حکومت برطانیہ اس اقدام کے لئے تیار ہو۔

سنگاپور میں برطانیہ اور فرانس کے فوجی افسروں کی کانفرنس شروع ہے۔ جس میں اس مسئلہ پر غور ہوتا رہا۔ کہ اگر مشرق میں جنگ شروع ہو گئی تو ہانگ کانگ کے بچانے کی کیا صورت اختیار کی جائے گی۔ اجلاس میں یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ اگرچہ فرانسیسی اور برطانوی فوجیں یہاں کم ہیں۔ مگر وہ ہانگ کانگ کو بچانے کے لئے کافی ہیں۔ علاوہ ازیں اس اجلاس میں سنگاپور میں جنگی بیڑے کے تیار رہنے کا فیصلہ کیا گیا۔

سوٹیاؤ کی ایک اطلاع ہے کہ بندرگاہ میں دو برطانوی اور دو امریکن جنگی جہاز لنگر انداز ہیں۔ انہوں نے جاپانیوں کے اس حکم کی کہ وہ بندرگاہ سے نکل جائیں قطعاً پروا نہیں کی۔ برطانوی بحری افسروں نے ہانگ کانگ کی ایک برطانوی جہاز ران کمپنی کو یہ اطلاع بھیج دی ہے کہ وہ نہایت اطمینان سے اپنے جہاز بھیجتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سول سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ، ڈلہوزی، کانگڑہ، دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس لشمولیت یا فض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (ع)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ: **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ الہ داد۔ اللہ بخش پسران سدھو ذات گمہار سکنہ وٹالیاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۷ر اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۹ر جون ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

آٹھ گز آٹھ گز آٹھ گز

آٹھ آٹھ گز کے فینسی ریشمی کپڑے کے ٹکڑے جو ابھی تازہ مال آیا ہے۔ دیکھنے میں خوبصورت۔ چلنے میں مضبوط برائے قمیض۔ جمپر۔ سلوار۔ عرض ۱۲ گرہ قیمت فی ٹکڑہ دو روپے ۲/- محصول ڈاک آٹھ آنہ۔ ایک ٹکڑہ بذریعہ وی۔ پی دہ شخص منگوا سکتا ہے۔ جو کہ مال دیکھ کر چالیس پچاس ٹکڑے منگا لیں۔ یہی کپڑا اگر سالم تھانوں میں سے لیا جائے تو خیال ہے کہ شاید دس بارہ آنہ گز سے کم نہ ملے۔ اتفاق سے مال عمدہ اور سستا آگیا ہے۔ پارچہ فروش۔ کٹ پیس مرچنٹ فوراً توجہ دیں۔

مینیجر جاپانی سلک سپلائنگ کمپنی پوسٹ بکس ۱۵۷ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈبلن ۲۳ جون۔ آئرلینڈ کی حکومت نے آئرش ری پبلکن آرمی کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے اب اس انجمن کا ممبر رہنا جرم قرار دیدیا ہے۔

انقرہ ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے ترکی اور فرانس کے نئے سمجھوتے کے پہلے حصہ پر آج انقرہ میں دستخط ہو گئے ہیں جس کے مطابق حکومت فرانس نے اسکندرونہ کا علاقہ حکومت ترکی کے حوالہ کر دیا ہے معاہدہ کے دوسرے حصہ پر پیرس میں دستخط ہونگے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ آج لنڈن گلڈ ہال میں ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی مراجعت پر زبردست دعوت دی گئی۔ ملک معظم نے ایک تقریر بھی کی۔ جس میں اہالیان انگلستان کی عقیدت کا شکریہ ادا کیا۔ اور نئی دنیا کے سفر مشاہدات و تاثرات کے بیان میں کہا یہ سفر تاریخی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج تک کوئی برطانوی حکمران کسی مستعمرات میں نہیں گیا تھا۔

لاہور ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے سید غلام حسین شاہ جو ریلوے کے محکمہ میں نہایت ممتاز عہدے پر فائز تھے اور جو خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ مرحوم کے صاحبزادے تھے بمقام دہلی دفعتہً حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

فیروزپور ۲۳ جون۔ امسال ۸ تا ۱۰ جولائی ہوشیارپور میں آموں کی ایک صوبجاتی نمائش ہو گی۔ جس میں صرف انبالہ۔ جالندھر اور لاہور کے آموں کے کاشتکار حصہ لیں گے۔

بمبئی ۲۳ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شولاپور میں آریہ سماجی والنٹیروں پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں حکومت نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ آریہ سماجی لیڈروں نے یقین دلایا ہے کہ وہ صورت حالات کو بہتر بنانے میں حکومت سے تعاون کرینگے اس لئے وہ پابندیاں واپس لے لی گئی ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پشاور ۲۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ستمبر کے پہلے ہفتہ میں سرحد کا دورہ کریں گے

ٹوکیو ۲۳ جون۔ جاپان کے انٹرنیشنل بورڈ نے ۵ لاکھ اشتہارات چھپوا کر مختلف ممالک میں تقسیم کئے ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ جاپان دو تین سال میں سارا چین فتح کر لے گا۔

ٹوکیو ۲۳ جون۔ جاپان کی وزارت جنگ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسی افواج نے جاپانی علاقے پر حملے شروع کر دیئے ہیں کل روس کے ۱۵۰ طیارے روسی سرحد کو عبور کر کے جاپانی علاقہ میں آ گئے۔ جاپانی طیاروں نے مزاحمت کی تو فریقین میں جنگ شروع ہو گئی۔ اور یہ نقصانی جنگ کافی عرصہ تک جاری رہی۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے چار روسی طیارے نیچے گرا لئے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں کے پانچ طیاروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

بیت المقدس ۲۳ جون۔ ناصرہ کے قریب فوج اور مسلح عربوں میں کئی گھنٹے تک لڑائی جاری رہی حملہ آوروں نے فوج پر گولیاں برسائیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب حملہ آور واپس ہوئے تو حکومت نے قریبی گاؤں کے بہت سے مکانات ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے۔ اور حکم دیا کہ وہاں کے لوگ دو دن تک باہر نہ نکلیں۔ اور ان پر چار ہزار گنی جرمانہ کیا۔ دوسرا معرکہ مشرق اردن کی سرحد پر ہوا۔ جس میں اردن کی فوج کے سپاہیوں نے بھی شرکت کی۔ ساری رات یہ لڑائی جاری رہی کئی عرب قتل ہو گئے۔

تلہ گنگ ۲۳ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پیر محی الدین لال بادشاہ ایم۔ ایل۔ اے آف مکھڈ اور چیف آف مکھڈ کی پارٹیوں کے درمیان کل خوفناک فساد ہو گیا۔ جس میں آزادانہ اسلحہ کے استعمال کے نتیجہ میں دو آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

اکرہ ۲۳ جون۔ اکرہ میں ایک زبردست زلزلہ آیا جس سے ۱۰ آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے عمارتوں کو بھی بہت نقصان پہنچا۔ ہلاک اور زخمی ہونے والے شامی تھے۔ یورپین تمام بچ گئے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ جرمنی کے ڈاکٹر سافٹ نے ہندوستان کا دورہ کیا اور اپنے دورہ میں بتایا کہ ان کے اس دورہ کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سافٹ کے ذریعہ چند ہندوستانی لیڈروں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ برلن میں آ کر نازی طریق سیکھیں۔

ڈیرہ دون ۲۳ جون۔ کل آریہ سماجی لیڈروں نے حیدرآباد جانے والے والنٹیروں کا جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک حکم جاری کیا جس میں ستیہ گرہی والنٹیروں کے سوا باقی جلوس والوں کو لاٹھیاں اور تلواریں لے کر چلنے کی ممانعت کر دی۔ اس حکم پر لیڈروں نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا۔ کہ جلوس بے شک بند کر دیا جائے لیکن بطور پروٹسٹ مکمل ہڑتال کی جائے۔ چنانچہ آج شہر میں مکمل ہڑتال ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ امریکہ اور انگلینڈ میں جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے برطانیہ اس سال ساٹھ لاکھ پونڈ کی روئی خریدے گا۔ اور اس کے عوض اس کی اتنی ہی رقم کا ربڑ مہیا کریگا یہ معاہدہ جنگ کی پیش بندی کے طور پر کیا گیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے پاس ربڑ کا اور برطانیہ کے پاس روئی کا سٹاک رہے اس سٹاک کو اگر جنگ شروع نہ ہوتی تو سات سال تک ریزرو رکھا جائے گا۔ اس کے بعد اس سٹاک کو فروخت کرتے وقت معاہد حکومت سے مشورہ کیا جائے گا۔ تاکہ مارکیٹ میں یک لخت ہنگامہ پیدا نہ ہو۔

ٹین سین ۲۳ جون۔ حکومت جاپان نے برطانوی قونصل جنرل کو حسب ذیل مطالبات بھیجے ہیں۔ برطانوی رقبہ میں جو انقلاب پسند اور دہشت پسند ہیں انہیں فوراً حکومت جاپان کے حوالے کیا جائے۔ جاپان کی کرنسی پالیسی سے تعاون کیا جائے۔ جاپانی نیشنل کرنسی نوٹ بند کئے جائیں۔ برطانوی علاقہ میں چین کی نیشنل گورنمنٹ کی جو چاندی ہے وہ حوالہ جاپان کی جائے اور گورنمنٹ جاپان کے خلاف ہر قسم کی راسئے زنی تحریک اور تصنیف کی ممانعت کر دی جائے۔

چنگ کنگ ۲۲ جون۔ ایک چینی فوجی مدبر نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی شانسی کے خلاف جاپانیوں نے جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ وہ اس دفعہ پھر ناکام رہی ہے۔ اور طرفین کا کافی مالی و جانی نقصان ہوا ہے نیز کہا کہ جنوبی شانسی میں لڑائی ہو رہی ہے لیکن شمالی چین کے دیگر محاذوں میں مقابلۃً امن ہے

بمبئی ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی صدارت کے مطابق پنڈت جواہر لال نہرو جولائی کے دوسرے ہفتہ میں ہوائی جہاز پر لنکا جا رہے ہیں۔ تاکہ وہاں ہندوستانیوں کی شکایات رفع کرا سکیں۔

امرتسر ۲۴ جون۔ گندم ۲ روپے ۵ آنے سے ۲ روپے ۵ آنے ۱ پائی تک نخود ۳ روپے ۹ پائی سے ۳ روپے ۱ آنہ ۶ پائی تک۔

کتب منشی۔ منشی فاضل۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سکینڈ ہینڈ کتب
ملنے کا پتہ: ملک بشیر احمد تاجر کتب
کشمیری بازار لاہور

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات ہندوستان کے لیڈروں کو پہونچانے کی ایک نہائت ہی مفید تجویز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ جہاں نور اور ہدائت کا خزانہ ہوتے ہیں۔ وہاں ان میں علمی۔ اخلاقی۔ معاشرتی اور نہائت اہم سیاسی مسائل اس شان سے بیان کئے جاتے اور پیش آمدہ عقدے اس خوبصورتی کے ساتھ حل کئے جاتے ہیں۔ کہ جس شخص کے سامنے بھی انہیں رکھ دیا جائے۔ وہ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کئی اصحاب نے بیان کیا کہ انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کسی موضوع پر خطبہ جمعہ جب کسی مشہور و معروف مسلم یا غیر مسلم سیاسی لیڈر کو پڑھانے یا سنانے کا موقعہ ملا۔ اور وہ اظہار حق پر آمادہ ہوا تو اس نے نہائت اعلےٰ اثرات کا اظہار کیا ؛

پھر ہندوستان کے سرکردہ اصحاب اور سیاسی لیڈروں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم دینی اور دنیوی مسائل کے متعلق ارشادات۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے متعلق احکام اور خدمت خلق کے متعلق نصائح سے آگاہ کرنا کئی رنگ میں نہائت اعلیٰ نتائج پیدا کر سکتا اور احمدیت کی قدر و قیمت میں بہت کچھ اضافہ کر سکتا ہے۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایک سال کے لئے ایک مقررہ تعداد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ نہائت قلیل خرچ پر ہندوستان کے ہندو مسلم لیڈروں کے نام جاری کر کے ان سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ براہ مہربانی ہفتہ میں ایک دن کچھ نہ کچھ وقت نکال کر اسے پڑھ یا سن لیا کریں۔ ایک سال کے بعد جو اصحاب دلچسپی کا اظہار کریں۔ ان کے نام پرچہ جاری رکھا جائے۔ اور جو توجہ نہ کر سکیں ان کی بجائے اور اصحاب کے نام جاری کر دیا جائے ؛

غرض یہ ایک نہائت مبارک تجویز ہے۔ جسے کامیاب بنانے کے لئے ہر مخلص اور صاحب دل احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک پرچہ ایک سال کے لئے صرف ڈیڑھ روپیہ میں جاری کر دیا جائے گا۔ احباب کرام جتنے اصحاب کے نام خطبہ جمعہ جاری کرانا چاہیں۔ ان کے نام مع ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے ارسال فرمادیں۔ اگر کسی کو کوئی خاص نام معلوم نہ ہوں تو چندہ بھیجدیں۔ دفتر ان کی طرف سے مشہور لیڈروں کے نام پرچہ جاری کر کے انہیں اطلاع دیدیگا ؛

یہ تجویز سنتے ہی مولوی ابوالفضل محمود صاحب نے جو احمدیت کے متعلق لٹریچر شائع کرنے کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ اور سرگرمی سے اس میں لگے رہتے ہیں۔ حسب ذیل چار لیڈروں کے نام خطبہ جمعہ جاری کرنے کے لئے قیمت پیش کر دی ؛

(۱) گاندھی جی (۲) پنڈت جواہرلال صاحب نہرو۔ (۳) مسٹر محمد علی صاحب جناح (۴) مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

فی الحال ایک سو پرچہ اس قیمت پر جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ مخلصین کو جلد سے جلد یہ تعداد پوری کر دینی چاہیئے ؛

خاکسار : مینیجر الفضل قادیان

صوبہ سرحد کی احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کا سالانہ بجٹ برائے سال ۱۹۳۹-۴۰ء اور جو رقم دوران سال میں داخل خزانہ ہوئی ہو۔ اس سے بذریعہ سیکرٹریان مال خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ اس بارہ میں جماعتوں کو علیحدہ علیحدہ خطوط بھی بھیجے گئے ہیں جن میں ان کا بجٹ اور جو رقم مرکز کی اطلاع کے مطابق دوران سال یعنی ۱-۵-۳۸ لغایت ۳۰-۴-۳۹ داخل ہوئی ہے ان کو بتلادی گئی ہے ؛

چونکہ جناب ناظر صاحب بیت المال کی اطلاع کے مطابق بعض جماعتوں کا بجٹ بہت زیادہ اور وصولی بہت کم ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا بجٹ مشخصہ نہیں یا سال کے ابتداء میں جو بجٹ بھیجا گیا بعد میں جماعت کے دوستوں کے تبادلہ وغیرہ کی صورت میں مرکز کو کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ اس لئے گزارش ہے کہ ہر جماعت میری درخواست پر توجہ فرما کر اصل بجٹ سال ۱۹۳۸-۳۹ء سے مطلع فرمائے۔ تاکہ اس کی اطلاع کے مطابق مرکز سے خط و کتابت کر کے ان کے ذمہ کا بقایا صاف کیا جا سکے۔ یہ اطلاع خاکسار کو ۷ جولائی تک دے کر ممنون فرمایا جائے

خاکسار۔ شمس الدین سیکرٹری مال پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد۔ دفتر پولٹیکل آیجنٹ خیبر پشاور چھاؤنی

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ انجمن احمدیہ شاہ مسکین نزد فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بتاریخ یکم و دوم جولائی ۱۹۳۹ء بروز ہفتہ و اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ حسب دستور سابق جلسہ میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو ہمراہ لائیں ؛

خاکسار۔ سید ولائت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا (۱) سید شاہ محمد صاحب مبلغ تحریک جدید مقیم پوردوکرتو جاوا ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کے دونوں پھیپھڑے T. B. سے متاثر ہو چکے ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے (۲) سید بہاول شاہ صاحب امرتسر اپنے لڑکے فدا محمد شاہ کی صحت کے لئے جو بعارضہ نمونیہ بیمار ہے اور اس کی والدہ کے لئے بھی۔ (۳) محمد سعید صاحب مونٹ آبو اپنی اہلیہ صاحبہ اور بہو کی صحت کے لئے (۴) قریشی محمد نذیر صاحب مبلغ اپنے لڑکے محمد خورشید کے اپریشن کی کامیابی اور صحت کے لئے جو کان کے پاس ناسور کی وجہ سے بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں ؛

بی۔ اے میں کامیابی چودھری غلام حسین صاحب پسر چودھری عطا محمد صاحب نمبردار ننگل نبراوان متصل قادیان نے امسال بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؛

دعائے مغفرت۔ شیخ علی محمد صاحب ساکن شام چوراسی ضلع ہوشیارپور ۱۸ جون کو بعمر ۸۰ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے ؛

628

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

کانگرس کی پالیسی اور اخبار "نیشنل کانگرس"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے جو پنجاب کے ایک کانگرسی لیڈر ہیں ان ایام میں جبکہ صوبہ کی کانگرس کی صدارت کا بار اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا۔ اور ہر لمحہ اس کے گر جانے کا انہیں خدشہ تھا "نیشنل کانگرس" کے نام سے ایک روزنامہ اخبار جاری کیا۔ اور کوشش کی۔ کہ اس کے ذریعہ اپنی صدارت کو مضبوط اور غیر متزلزل بنائیں۔ اس میں تو انہیں اور ان کی پارٹی کو کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اور صدارت ان کے ہاتھ سے جاتی رہی۔ البتہ "نیشنل کانگرس" ابھی تک ان کے قبضہ و تصرف میں ہے جس کے متعلق ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ "کانگرس کی پالیسی اور پروگرام پر چلنے والا اخبار ہے"۔ سیاسیات میں ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کا اخبار جس طرح کانگرس کی پالیسی۔ اور پروگرام پر چلتے ہیں۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس پر ان کی حریف پارٹی اچھی طرح روشنی ڈال سکتی ہے اور ڈالتی رہتی ہے۔ البتہ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ مذہب کے متعلق خود بیان کردہ کانگرسی پالیسی پر وہ اور ان کا اخبار کہاں تک عمل پیرا ہے:۔

"نیشنل کانگرس" (۲۲۔ جون) میں "آل انڈیا نیشنل کانگرس اور مذہب" کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:۔ کہ

"کانگرس ایک بالکل اور خالص سیاسی ادارہ ہے۔ کسی قوم یا جماعت یا فرد کے مذہبی معاملات میں دخل دینا اس کے اختیار سے باہر ہے۔ اور اسی لئے اس میں شامل ہونے سے مسلمانوں کے مذہب۔ کلچر۔ تہذیب اور تمدن کو کوئی اندیشہ نہیں"۔

قطع نظر اس سے کہ ان سطور میں کانگرس کا مذہب کے متعلق رویہ بیان کرنے کے بعد جو نتیجہ نکالا گیا ہے۔ وہ درست ہے۔ یا نہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کے اخبار "نیشنل کانگرس" کے نزدیک کانگرس کی یہ مسلمہ پالیسی ہے کہ کسی قوم یا جماعت یا فرد کے مذہبی معاملات میں قطعاً دخل نہ دیا جائے۔ لیکن کیا "نیشنل کانگرس" خود اس پر عامل ہے۔ اور وہ مذہبی معاملات میں دخل دینے سے احتراز کرتا ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ قطعاً نہیں چنانچہ حال میں اس نے ایسا شرمناک نمونہ پیش کیا ہے۔ کہ متعصب سے متعصب مذہبی اخبارات کو بھی پیچھے چھوڑ گیا ہے:۔

پچھلے دنوں جب احرار نے جماعت احمدیہ کے مرکز میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے "تبلیغ کانگرس" منعقد کرنی چاہی۔ تو نہ صرف ہندو اخبارات نے بلکہ جماعت احمدیہ سے سخت اختلاف رکھنے والے مسلمان اخبارات نے بھی انہیں مونہہ نہ لگایا۔ اور ان کے اعلانات کو جن سے شرارت کی بُو آتی تھی۔ اپنے صفحات میں جگہ نہ دی۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ "تبلیغ کانفرنس" محض ڈھونگ ہے۔ احرار کی اصل غرض مسلمانوں کو مذہب اسلام کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلا کر اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا ہے۔ لیکن ان سب اخبارات کے مقابلہ میں جن میں سے کسی کا نہ صرف یہ دعوےٰ نہیں۔ کہ "کسی قوم یا جماعت یا فرد کے مذہبی معاملات میں دخل اس کے اختیار سے باہر ہے" بلکہ وہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے فرقہ کی تائید و حمایت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ صرف ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کا اخبار "نیشنل کانگرس" ہی تھا جس نے نہایت نمایاں طور پر بعنوان "رجعت پسندوں کے ایوان لرز رہے ہیں۔ قادیان پر احرار کی یلغار" لکھا:۔

"قوم پرست مسلمان اس کانفرنس کے انعقاد کا سُنکر بہت خوش ہوئے ہیں۔ قادیان کو رجعت پسندی کا گڑھ کہا جاتا ہے۔ احرار والوں کا یہاں ایک عظیم الشان کانفرنس کرنا بہت فائدہ مند ثابت ہوگا۔ پنجاب کے تمام احراری جمع ہوں گے"۔

ان سطور کے پیش نظر یہ تو کہا نہیں جا سکتا۔ کہ اخبار "نیشنل کانگرس" کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور احرار مذہب کی آڑ لے کر ہی اس کی مخالفت میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ کیونکہ ۱۹۳۴ء سے لے کر اس وقت تک کی احرار کی جدوجہد کا مرکز یہی چلا آرہا ہے۔ بے شک بعض اوقات سیاسی اور ملکی امور کو بھی احرار اپنی معاندت کی وجہ قرار دے لیتے ہیں۔ لیکن یہ بالکل ضمنی بات ہے۔ اصل الزام جو ان کی طرف سے جماعت احمدیہ پر لگایا جاتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ احمدیت نے مذہب اسلام میں دست اندازی کر کے اس کو بگاڑ دیا ہے۔ اور احرار اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اتنی موٹی اور واضح بات کے ہوتے ہوئے جب ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کے اخبار "نیشنل کانگرس" نے اعلان شائع کیا۔ جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے تو صاف ثابت ہوگیا۔ کہ وہ خواہ مخواہ مذہبی معاملات میں ٹانگ اڑا رہا اور محض احرار کو خوش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف ایسا پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ جو سراسر غلط اور جھوٹ ہے:۔

پھر اسی پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ ایک بڑے جوکھٹے میں "قادیان چلو۔ قادیان چلو۔ قادیان چلو" کی صدا بلند کرتے ہوئے اعلان کیا گیا۔ کہ "احرار تبلیغ کانفرنس قادیان ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ جون ۱۹۳۹ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کو منعقد ہو رہی ہے۔ تمام ہندوستان کے علماء کرام کو دعوت نامے پہونچ چکے ہیں"۔

اگر اخبار "نیشنل کانگرس" کے دفتر میں کوئی یہ بھی سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ کہ تبلیغ کانفرنس اور اس میں علمائے کرام کی شمولیت سراسر مذہبی جلسہ ہے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ اعلان کے اس قسم کے الفاظ صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ کہ احرار مذہب کا نقاب اوڑھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف اجتماع کرنا چاہتے تھے۔ اور ان کا جلسہ خود ان کے نزدیک مذہبی جلسہ تھا اور دراصل اس سے غرض جماعت احمدیہ کی مذہبی رنگ میں دلآزاری تھی لیکن اس کے لئے لوگوں کو بلانے اور جمع کرنے کا خاص فخر جس اخبار نے حاصل کیا۔ وہ ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کا اخبار "نیشنل کانگرس" تھا۔ جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ کانگرس کے پروگرام پر چلتا ہے اور کانگرس کسی فرقہ یا جماعت کے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیتی۔ "نیشنل کانگرس" کے اس قول اور فعل میں اس قدر تضاد ہے۔ کہ معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے اور جو لوگ اپنے قول کی اپنے فعل سے اس طرح مٹی پلید کرتے ہوئے ذرا بھی نہ جھجکیں۔ ان پر کون اعتماد کر سکتا اور ان کی کسی بات کو کیونکر وقعت دے سکتا ہے:۔

"نیشنل کانگرس" اب بھی احرار کا جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں مصروف ہے۔ اور ان کی الٹی سیدھی باتیں شائع کرتا رہتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ستیہ پال صاحب کو اس طرح احرار کی رفاقت سے کچھ فائدہ پہونچ سکے۔ تو وہ ضرور فائدہ اٹھائیں۔ مگر "نیشنل کانگرس" کے چہرہ سے یہ دھبہ تو مٹا دیں۔ کہ کانگرس کی پالیسی پر چلنے والا اخبار ہے اور خواہ مخواہ اپنی بے جا حرکات کے ذریعہ کانگرس سے لوگوں کو متنفر نہ کریں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ مسائل حج

عبادت کی حقیقت اور حکمت

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۳)

(۱)

تمام تعلیم اسلامی حقوق اللہ اور حقوق العباد یا بالفاظ دیگر تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ پر مشتمل پائی جاتی ہے۔ جیسے کہ آیت بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے۔ پھر اسلامی تعلیم یا اعتقادی ہے یا عملی۔ اعتقادی کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث میں لفظ ایمان استعمال ہوا ہے۔ اور عملی کے متعلق لفظ اسلام کا۔ اعتقادی تعلیم میں ایمان باللہ ایمان بالملائکۃ ایمان بالکتب ایمان بالرسل ایمان بالیوم الآخر ایمان بالقدر خیرہٖ و شرہٖ ایمان بالبعث بعد الموت ہے۔ عملی تعلیم میں تصدیق قلبی کے ساتھ اقرار الشہادتین باللسان۔ پانچ وقتوں کی نماز روزہ ماہ رمضان۔ زکوٰۃ حج خانہ کعبہ ہے۔ اعمال کا وجود جو ظاہر سے تعلق رکھتا ہے گویا قائمقام جسم کے ہے۔ اور عقائد جن کا تعلق روحانیات سے ہے گویا قائمقام روح کے ہیں۔ اور جس طرح عالم کائنات ظاہری اور باطنی یا جسمانی اور روحانی دو طرح پر پایا جاتا ہے۔ اسی طریق پر شریعت اسلامیہ نے اعتقادی حصہ کو روح کی طرح باطنی طور پر اور عملی حصہ کو جسم کی طرح ظاہری صورت میں پیش کیا ہے۔

(۲)

ایمانیات میں سے بعض ایسی چیزیں پیش کی گئی ہیں جن کی ذات پوشیدہ اور مخفی ہے جیسے خداتعالےٰ کی ہستی اور ملائکہ کا وجود لیکن ان کے کام ظاہر ہیں۔ اور بعض ایسی پیش کی گئی ہیں جنکا وجود ظاہر ہے لیکن ان کی حقیقت مخفی رکھی گئی ہے۔ جیسے خدا تعالےٰ کی کتابیں اور تمام نبی اور رسول اور دونوں قسم کے ایمانیات کے لئے حسب ارشاد ھدیً للمتقین یومنون بالغیب غیب کی شرط کو ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان کا حکم محض مشہودات اور مشاہدات پر نہیں دیا گیا بلکہ ہر ایمانی امر کے لئے غیب کی شرط کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ خالق نظر نہیں آتا۔ لیکن اس کا فعل خلق مخلوقات کے وجود سے ظاہر ہے۔ اسی طرح ملائکہ کا وجود نظر نہیں آتا۔ لیکن اجرام فلکی اور عناصر کے تغیرات میں محرکات کے طور پر ان کی تحریکات کا فعل مخفی نہیں۔ اور اس کے برعکس خدا کی کتابیں کافر مومن سب پڑھتے ہیں اور سب کو نظر آتی ہیں۔ لیکن یہ حقیقت کہ وہ خدا کا کلام اور الہام ہیں۔ اور خدا نے انہیں نازل کیا ہے یہ امر مخفی رکھا گیا ہے۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ اور دوسرے رسولوں کو بلحاظ انسان ہونے کے مومنوں نے بھی دیکھا اور کافروں نے بھی۔ لیکن بلحاظ نبوت اور رسالت کے نبی اور رسول ہونے کی حقیقت پوشیدہ رکھی گئی۔

اب مومنوں کا سلوک جو ابتداء میں ایمان کے درجہ پر ہے ترقی کرتے کرتے آخر میں عرفان تک پہونچ جاتا ہے۔ اور پھر اس عرفان اور معرفت حقہ کے نصیب ہونے سے اُن کا غیب مشاہدہ سے بدل جاتا ہے۔ اور ان کی شنید دید سے اور بالفاظ دیگر مومن کامل اپنے کامل عرفان کے ساتھ خالق کے فعل خلق کے مشاہدہ کے بعد خود خالق کو اور ملائکہ کے افعال تحریک کے بعد خود ملائکہ کو مشاہدہ کرنے کی حالت تک پہونچ جاتا ہے اور دوسری طرف خدا کے رسول کی اتباع سے عرفان کامل سے اس مرتبہ قرب الٰہی کو حاصل کر لیتا ہے کہ جہاں سے خداتعالےٰ کی کتابوں کا الہام اور کلام خدا کے نبیوں اور رسولوں نے سنا تھا وہاں سے یہ بھی کلام الٰہی اور الہام الٰہی سننے سے اس مرتبہ کو مشاہدہ کر لیتا ہے جو کلام و الہام کتب الٰہیہ اور نبوت و رسالت انبیاء و رسل کا مرتبہ ہے۔ قرآن کریم کی آیت ھدیً للمتقین الذین یومنون بالغیب اور آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰئک علیٰ ھدیً من ربھم میں انہی مراتب کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں پہلے فقرہ میں مراتب ایمان کا ذکر ہے۔ اور دوسرے میں مراتب عرفان کا۔ اور ایمان اور عرفان دونوں درجے احسان کے ہیں۔ اور احسان کی تعریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کی ہے کہ اس طرح کی عبادت کرنا کہ گویا خدا کو تو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر اس طرح نہیں تو پھر کم از کم اس طرح عبادت کرنا کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ خدا کو عبادت کے وقت دیکھنے کی کیفیت عرفان ہے اور خدا کے دیکھنے کی ایمان۔

(۳)

ایمان اور اعمال کا بلحاظ کیفیات تاثیر و تاثر و باہمی تعاون ایسا گہرا تعلق ہے۔ جیسے جان اور جسم کا۔ اور جس طرح جان جسم کے ذرے ذرے سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی طرح ایمان کا اعمال صالحہ کے ہر عمل کے ساتھ تعلق پایا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں دونوں کی مثال آیت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار میں باغوں اور نہروں سے بیان فرمائی گئی ہے جس میں ایمان کو باغوں سے تشبیہ دی ہے اور اعمال کو نہروں سے جس سے اس بات کا اظہار بھی مقصود ہے کہ جس طرح باغوں کو اپنی سرسبزی اور شادابی کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایمان کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے۔ اور جس طرح پانی جو مادہ حیات ہے درختوں کو زندہ رکھتا ہے۔ ورنہ درخت خشک ہو جائیں۔ اسی طرح ایمان کے باغوں اور درختوں کی زندگی اعمال صالحہ کے پانی سے وابستہ ہے۔ نیز جس طرح باغ دو تین درختوں کو نہیں کہا جاتا بلکہ ہر قسم کے کثیر التعداد درختوں کی مجموعی صورت پر بولا جاتا ہے۔ اسی طرح ایمان بھی دو تین نیکیوں کا نام نہیں جن کے بجا لانے سے کامل مومن کہلائیں باغ کی طرح ہر طرح کی نیکیاں مراد ہیں۔ جن کی آبپاشی کے لئے اتنے بڑے نیک اعمال کی ضرورت ہے۔ جو نہر کی طرح وسیع ہوں۔

(۴)

ایمانیات اور اعمال دونوں کے دائروں کے لئے نقطۂ مرکزی اللہ تعالےٰ کی ذات کو قرار دیا گیا ہے۔ ایمانیات میں نقطۂ مرکزی اٰمنت باللہ ہے۔ اور بعد کے ایمانیات یعنی ایمان بالملائکہ ایمان بالکتب ایمان بالرسل وغیرہ اس نقطۂ مرکزی کی نیابت کے مقام پر رکھے گئے ہیں۔ جن کا اصل مقصد زینوں کی طرح مخلوق کو خدا تک پہونچانے کے لئے ہے۔ اسی طرح اعمال کے دائرہ میں نقطۂ مرکزی لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور بعد کے اعمال یعنی نماز روزہ۔ حج۔ ان سب کا مقام مرکزی نقطہ کی نیابت ہے۔ اور ہر ایک نائب کا مقام ظلیت اور مظہریت کا ہے۔ تا ہر ایک نائب مظہریت اور ظلیت کے ذریعہ مخلوق کو خالق کی طرف کھینچے۔ اور خداتعالےٰ سے جو منبع فیوض ہے مخلوق کو مستفیض کرے جس طرح سورج چاند ہوا وغیرہ قانون قدرت میں خداتعالےٰ کی نیابت کر رہے ہیں۔ اور اسی نیابت کا دوسرا نام عبودیت تامہ کاملہ ہے۔ کہ خداتعالےٰ کی اطاعت سے سرمو تک انحراف نہیں۔ اور انسان بھی جب خداتعالےٰ کا کامل عبد بن جاتا ہے۔ تو وہ بھی خداتعالےٰ کا نائب ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ خداتعالےٰ کے تمام نبی اور رسول جو خدا کے نائب بنے وہ بھی اس کے کامل عبد ہی تھے جن کا کام سورج چاند اور ہوا وغیرہ کی طرح ایک طرف خدا سے فیض لینا اور دوسری طرف مخلوق کو فیض دینا تھا اور اس طریق سے مخلوق کو خدا سے ملانا اور اس کی طرف کھینچنا ان کا اصل مقصد تھا۔

(۵)

اللہ تعالےٰ کی ذات جو تمام کائنات عالم بلکہ تمام ذراتِ عالم کے لئے بلحاظِ تعلقات خالق و مخلوق نقطۂ مرکزی ہے اور سب ذرات اور کائنات کی ہر ایک چیز بلحاظ استفاضۂ وجود اس کے گرد بمرتبۂ نیابت گویا چکر لگا رہی ہے اسی مرتبۂ نیابت پر اس نے اپنے قانون قدرت اور قانون شریعت کو ایجاد فرمایا ہے۔ اور اسی مرتبۂ نیابت پر اس نے زمینی دائرہ کے اندر کعبہ کو مسجد حرام اور بیت اللہ کی حیثیت میں قانون شریعت کے ماتحت تمام زمین والوں کے لئے نقطۂ مرکزی مقرر فرمایا ہے۔ اور مرتبہ تعظیم میں اپنا مظہر اتم۔ اور پھر تمام دُنیا کی مسجدوں کو مسجد حرام کی نیابت کے مرتبہ پر رکھا ہے۔ تمام دُنیا کی مسجدیں جو کعبۃ اللہ کی مسجد حرام کی نیابت میں بطور ظِل کے ہیں۔ اور مسجد حرام ان کے بالمقابل بطور اصل کے۔ اور ظِل ہر حال میں اصل کے تابع ہوتا ہے۔ اور تابعیت کا مقام اپنے متبوع اور مطاع کے بالمقابل خادمانہ اور عاشقانہ ہے۔ خادمانہ اس لحاظ سے جبکہ وُہ اپنے مطاع کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی خدمت میں مشغول ہو اور عاشقانہ اس لحاظ سے جبکہ اپنے مطاع کے افاضہ سے اپنے استفاضۂ وجود کے ساتھ کشش محبت کا رُخ اپنے محبوب مطاع کی طرف رکھتا ہو ؛

پس ان معنوں میں دُنیا کے تمام نمازی جو مسجد حرام کے ماحول میں زمین کے کناروں تک کی مسجدوں میں نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ نماز اللہ تعالےٰ کے حضور خادمانہ نیاز ہے۔ اور پھر ان نمازیوں کا خانۂ کعبہ یعنی مسجد حرام جو نقطۂ مرکزی ہے۔ اس کی طرف حج کی غرض سے جانا یہ حج ان کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور عاشقانہ نیاز ہے ؛

(۶)

بحالتِ خادمانہ نیاز جو لوگ بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں۔ وُہ صاف اور ستھرا لباس پہن کر جاتے ہیں یا غسل کرکے اور عطر اور خوشبو لگا کر جاتے ہیں۔ پھر ادب اور تعظیم بجا لاتے ہُوئے حاضرِ دربار ہو جاتے ہیں۔ اور یہی صورت پانچ وقتوں کی نماز کی نمازیوں کے واسطے مقرر کی گئی ہے۔ اور عاشقانہ نیاز ظاہر کرنے کے لئے حج کو مقرر کیا گیا ہے۔

حج کیا ہے۔ جس طرح عاشق کی حالت تکلفات اور تصنعات سے بالا ہوتی ہے اور خودی اور خود بینی اور خود پسندی کے حجابوں سے باہر ہو کر اپنے محبوب کے خیال میں مست اور محو ہوتا ہے۔ اور اپنے محبوب کے خیال وصل کے سوا اور کسی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کی رضا اور اس کی اطاعت کے سوا کسی اور بات سے مطلب ہوتا ہے۔ اور محبوب کے ملنے کے لئے انتہا درجہ کی خاکساری اور انکسار و کسر نفسی کو اختیار کئے ہوئے ہوتا ہے۔ کہ اگر راستہ پر چلنے سے اس کا لباس اور جسم غبار آلود ہی ہو جائے۔ اس کے بال بکھرے ہُوئے اور پراگندہ بھی ہو جائیں۔ اور جوئیں بالوں اور کپڑوں میں پڑ جائیں۔ اور راستہ میں خواہ اسے کوئی گالی دے۔ خواہ کچھ اس کو اسے ان باتوں کی خبر تک نہیں۔ اور نہ ہی ان سے کوئی سروکار۔ یہی حالت دراصل حقیقی معنوں میں حج کرنے والوں کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور حاجی لوگ جو بیت اللہ کے لئے سفر کرتے ہیں۔ دراصل خدا تعالےٰ کے عاشقوں۔ صادقوں کا ایک قافلہ ہے۔ جو دن رات اپنے محبوب مولےٰ کی ملاقات کے لئے جنگلوں اور پہاڑوں سے گزرتا ہُوا اور دریاؤں اور سمندروں کو عبور کرتا ہُوا۔ اور خار دار جھاڑیوں۔ اور پُر خار وادیوں کو قطع کرتا ہُوا درندوں اور وحشیوں کے خوفناک حملوں کے اندر سے سلامتی کے ساتھ راستہ کو طے کرتا ہُوا منزل مقصود تک پہونچتا ہے ؛

(۷)

حج کے ذریعے اخلاق کی اصلاح کا فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یعنی کبر و نخوت اور خود پسندی سے دوسروں کو حقیر سمجھنا غرباء کی تکالیف سے لاپرواہی دکھانا ان کے فقیرانہ اور غریبانہ لباس سے کراہت کرتے ہوئے ان سے میل ملاقات کرنے کو بُرا ماننا ان کی مصیبتوں کے وقت ہمدردی اور شفقت کا دل میں احساس تک نہ ہونا ان سب بداخلاقیوں کے زہریلے مواد سے نفس کو پاک کرنے کے لئے حج ایک نہایت ہی مؤثر اور مفید مسہل کا کام دیتا ہے ؛

(۸)

جس طرح نماز میں غریب۔ امیر سب کے سب کو دوش بدوش اور پہلو بہ پہلو خدا کے حضور کھڑے ہونے سے مساوات اسلامی کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح حج میں بھی سب کے لئے ایک چادر اور تہبند کے ساتھ احرام کی حالت میں ہونا ایک مساوات کا سبق ہے۔ ایک ہی سب کا گرد آلود بدن اور غبار آلود چہرہ کے ساتھ خدا تعالےٰ کی خاطر فقیرانہ اور گدایانہ حالت اختیار کرنا پستی اور برتری اور ادنےٰ و اعلےٰ حالات کے فرق کو مٹا کر قوم میں وحدت قائم کرنے کے لئے بہترین تدبیر ہے ؛

(۹)

چونکہ قوم کی اصلاح کا کام مؤثر اور باوجاہت ہستیوں کے نمونہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور غرباء کے لئے حج پر جانا مشکل ہوتا ہے۔ جس طرح عام طور پر بڑے لوگوں کے لئے دُنیوی کاروبار۔ اور مشاغل کی وجہ سے نمازوں کو چستی اور نظام کے ساتھ ادا کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے حج پر مستطیع لوگ جو دولتمند اور صاحب ثروت ہوتے ہیں۔ ان کا جانا ضروری قرار دیا گیا۔ تا حج کے اعمال کی بجا آوری سے ایک طرف خدا کے جلال کا وُہ جلوہ جو مکّہ میں لاکھوں انسانوں کے اجتماع عظیم کے ذریعے مشاہدہ میں آتا ہے۔ وُہ دیکھیں۔ اور دوسری طرف فرزندانِ اسلام کے اس اجتماعِ عظیم سے قومی وحدت کے نظارہ کو مشاہدہ کریں۔ اور مست طبیعت لے کر اس حالت کے ساتھ واپس ہوں۔ جو ان کے اپنے نفوس اور قوم کے نفوس کی اصلاح اور تربیت کے لئے ایک بہترین تحریک ہے۔ جس سے باوجاہت حاجی اگر چاہیں۔ تو واپس وطن اور قوم کی طرف آکر دینی۔ اور قومی خدمات کے لحاظ سے بہت ہی مفید وجود بن سکتے ہیں۔ اور جن کے پاک نمونہ سے نہ صرف حمایتِ دین ہی کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ قوم بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے ؛

(۱۰)

ہر قسم کی عبادت اور ہر طرح کی دُعا۔ جس کی محرک اللہ تعالےٰ کے لئے خالص عبودیت ہے۔ اس کا مقصد عبد کے لئے سوا اس کے نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ انسان کے دل کی گہرائیوں میں خدا کے لئے یہ خواہش موجزن ہو۔ کہ وہ روکیں اور حجاب جو کامل عبد بننے کے راستہ میں روک بنے ہُوئے ہیں۔ وُہ سب کے سب اٹھ جائیں۔ دُعا بھی ہو۔ تو اسی مطلب کے لئے اور استغفار بھی ہو۔ تو اسی مقصد کے لئے۔ اور ہر نیک عمل کی جزاء کی خواہش ہو۔ تو بھی اسی غرض کے لئے اور گناہوں سے اجتناب اور پرہیزگاری ہو۔ تو بھی اسی مراد کے لئے کیونکہ جب تک کامل عبد نہ ہو۔ نہ انسان خدا کا واصل اور اس کا آلہ بن سکتا ہے۔ نہ ہی نبیوں اور رسولوں کی مظہریت کا مقام جو ان کی کامل اطاعت سے ملتا ہے۔ وُہ مل سکتا ہے۔ اور نہ ہی تعظیم لامر اللہ اور شفقت علےٰ خلق اللہ کے مقصد میں پوری کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۱۱)

زاد کے متعلق جو تزودوا کے ارشاد میں حکم دیا گیا ہے اس میں فان خیر الزاد التقویٰ کے فقرہ میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ زاد راہ لیکر حج کو جانا چاہیئے۔ تاکہ بھیک مانگنے اور لوگوں سے سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ دوسرے تقوےٰ سب سے بہتر زاد راہ ہے۔ اس لئے کہ متقی کا حسب ارشاد ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ خدا اپنے خاص فیض رزاقیت سے متکفل ہو جاتا ہے۔ تیسرے حج پر جانے کے لئے ظاہری لباس کو ہی کافی نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ حج کے سفر میں تقوےٰ کی جو روحانی متاع ہے ظاہری سامان سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اسی بنا پر فرمایا لن ینال اللہ لحومها ولا دماءها ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔ یعنی قربانی کے گوشت اور خون خدا تک نہیں پہونچتے۔ اور ہرگز نہیں پہنچے بلکہ تمہارا وُہ تقوےٰ جو ان قربانیوں کی جان اور اصل مغز ہے۔ وُہ خدا تک پہونچتا ہے۔ یعنی ایمان اور خلوص نیت سے جو عمل قربانی اور فریضۂ حج کا کیا گیا ہے وُہ تمہیں خدا کے قریب کرے گا۔ کیونکہ جس طرح پاک نیت [illegible]

ایک یورپین نومسلم موصی کے نزدیک وصیت کی اہمیت

محمد اقبال صاحب سیکرٹری تبلیغ جانیہ (عراق) نے ایک یورپین نومسلم دوست مسٹر عبد اللہ سکاٹ صاحب کا ایک انگریزی مضمون وصیت کی اہمیت کے متعلق ارسال کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

حال میں محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔ میں کئی سال قبل اس کا ارادہ رکھتا تھا۔ مگر بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے اسے ملتوی کرتا رہا۔ اس تحریر سے میرا مقصد اپنے موصی ہونے کا اشتہار دینا نہیں کیونکہ یہ اعلان پہلے ہی الفضل کے قیمتی کالموں میں ہو چکا ہے۔ بلکہ میرا مقصد جماعت کو توجہ دلانا اور بتانا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی کل تعداد کے مقابلہ میں ایسے احمدیوں کی تعداد کتنی ہے۔ جنہوں نے وصیت کر کے اپنے جوش ایمانی کا ثبوت دیا ہے۔

ہر وصیت کے لئے نمبر دیا جاتا ہے۔ اور مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرانی بلکہ افسوس ہوا کہ اس وقت تک صرف پانچ ہزار کے قریب احباب نے وصیت کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں فرمایا ہے۔ کہ جو مخلص احمدی اپنے دل میں احمدیت کی محبت موجزن پاتے ہیں انہیں کم سے کم اپنے ترکہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرنی چاہیئے۔ جس کے نتیجہ میں وُہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکیں گے۔ اس مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے بعض اور شرائط کا پُورا کرنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً یہ کہ موصی کو احمدیت کے احکام کی تعمیل میں سستی یا تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اسے ہر وقت اور ہر چیز کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ صرف پانچ ہزار احمدیوں نے اپنے آپکو وصیت کے لئے پیش کیا ہے۔ اور سوال یہ ہے کہ دوسرے کیوں اس سے غافل ہیں۔ میں دُوسرے احباب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا وُہ بیعت کے شرائط پر سنجیدگی سے عمل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا وُہ راہِ خدا میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ کیا وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی اتباع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اپنے چہرہ پر چند بالوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ کیا وُہ واقعی اسلام اور احمدیت کے ساتھ ہر چیز سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ اور ان سوالات کا صحیح صحیح جواب دیں۔ چند ایک قربانیاں کر دینا بھی بے شک بڑی خوبی کی بات ہے۔ لیکن اگر ایک مومن بعض دُوسرے امور میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو اسے اپنی قربانیوں کا پھل پانے کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ تعداد بہت زیادہ ہو سکتی ہے صرف ذرا زیادہ سرگرمی اور اس مقصد کے لئے جو احمدی اپنے دل میں اس قدر عزیز رکھتے ہیں اس کے لئے تھوڑے جوش کے اظہار کی ضرورت ہے۔ اور مَیں امید کرتا ہوں کہ میری ان گزارشات کا مطالعہ کرنے کے بعد بہت سے دوست وصیت کر دیں گے۔ اور موصیوں کا نمبر پانچ ہزار سے لاکھوں تک پہونچ جائیگا۔

ایک بات اور ہے میں دیکھتا ہوں کہ بعض احمدی کہلانے والے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی داڑھی رکھنے کے متعلق ہدایات کی پیروی نہیں کرتے۔ حالانکہ حضور نے کئی دفعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ جماعت کو حضور کے ساتھ جہاں تک احکام کی تعمیل کا تعلق ہے ویسا ہی تعلق رکھنا چاہیئے جیسا اعضاء جسم اور دماغ کا ہے۔ کیا وُہ قرآن کریم کے ارشاد واطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کو فراموش کر چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دُعا ہے کہ ہر احمدی کے ایمان کو مضبوط کرے۔ اور ان کے دلوں میں قُربانی کی روح اور دین کے لئے جوش پیدا کرے۔ ہماری دنیوی کمزوریوں کو دور کرے۔ تا اُن کے اعمال ان کے عقائد کے ساتھ مطابقت کھا سکیں۔ اور وُہ آیندہ نسلوں کے نزدیک اپنے نیک نمونہ کے لحاظ سے قابلِ ستائش ٹھہر سکیں جس کے نتیجہ میں وُہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور روحانی فیوض کے مستحق ہو سکیں۔

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا ایک شاندار جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰ جون ۱۹۳۹ء کو خواتین جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی تعمیر کردہ مسجد کی افتتاحی تقریب پر ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت مولوی سید ضیاء الحق صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی منعقد ہُوا۔ تمام محلہ جات کے احمدی بھائی بہنیں موجود تھیں۔ جلسہ میں مختلف اصحاب نے تقاریر کیں۔ حضرت امیر صاحب ممدوح نے عورتوں کی تعمیر کردہ مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے مختصر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد وہ ایڈریس جو خواتین جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی طرف سے حضرت امیر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مولوی عبد الحکیم صاحب نے ناصحانہ انداز میں قرونِ اولےٰ کی مسلمان عورتوں کا دینی جوش و دیگر قابل رشک حالات مختصراً بیان کئے۔

پھر مولوی سید محمد محسن صاحب نے تقریر کی جس میں بتایا۔ کہ ایک وقت تھا جبکہ اڑیسہ میں غیر احمدیوں نے مقدمات و فسادات کے ذریعہ احمدیوں سے سونگھڑہ کی تمام مسجدیں چھین لیں۔ اور اسی مخالفت میں وُہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ ایک احمدی عورت کی نعش کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور اپنی درندگی کا ثبوت دیا۔ لیکن خدا نے ہمیں توفیق دی۔ کہ ہم نے محض اس کے فضل سے ایک جامع مسجد تیار کر لی۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد ہماری عورتوں کو بھی اس قابل بنایا۔ کہ انہوں نے اپنی کوشش اور اپنے چندہ سے نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے ایک حصہ بنا لیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اب عورتوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے مزین کرنے کے لئے آپ کی کتب کا مطالعہ کریں۔ تا غیروں میں تبلیغ کر سکیں۔

اس کے بعد مولوی محمد احمد صاحب جنہوں نے مردوں اور عورتوں کی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں تاریخی خدمت سرانجام دی ہے۔ بیان کیا کہ عورتوں کی ہمت قابلِ تعریف ہے۔ بالآخر حضرت امیر صاحب صدر جلسہ نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اور مولوی محمد احمد صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اور بعد دُعا جلسہ ختم ہُوا۔

خاکسار سید صمصام الدین احمد

630

السابقون الاولون میں شامل ہونے کا طریق

تحریک جدید کے مالی مطالبہ پر لبیک کہنے والوں سے ضروری گذارش

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"ایک تو وہ دوست ہیں جنہوں نے پہلے سال جتنا چندہ دیا تھا۔ اس سے زیادہ چندہ انہوں نے دوسرے سال دیا۔ اور دوسرے سال جتنا چندہ دیا تھا۔ اس سے زیادہ چندہ انہوں نے تیسرے سال دیا تھا۔ اور تیسرے سال جتنا چندہ دیا۔ اس سے زیادہ چندہ انہوں نے چوتھے سال دیا۔ اس سے زیادہ چندہ انہوں نے پانچویں سال دیا۔ ان کے لئے اگر وہ "سابقون" میں شامل ہونا چاہیں۔ تو یہی قاعدہ ہے۔ کہ وہ اب دسویں سال تک اپنے چندہ کو پہلے سال سے بڑھاتے چلے جائیں کیونکہ انہوں نے چوتھے سال میں اگر تیسرے سال سے کم چندہ نہیں دیا تھا۔ پس چونکہ انہوں نے ایک حلقہ اپنے لئے پسند کر لیا ہے اس لئے اب ان کی زیادتی اسی صورت میں زیادتی متصور ہوگی۔ جب وہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ دیں گے۔

پس جس نے چوتھے سال بھی کمی نہیں کی۔ تو اب اسے اجازت نہیں۔ کہ وہ پیچھے ہٹے۔ بلکہ وہ اب اسی صورت میں "سابقون الاولون" میں شامل رہ سکتا ہے جب ہر سال وہ اپنے چندہ میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ جیسے میں نے دوسرے سال پہلے سال سے زیادہ دیا تھا۔ اور تیسرے سال دوسرے سال سے زیادہ چندہ دیا۔ چوتھے سال تیسرے سال سے زیادہ چندہ دیا۔ اور پانچویں سال میں چوتھے سال سے زیادہ چندہ لکھایا ہے۔ (چنانچہ حضور نے پہلے سال ۷۲۰۔ دوسرے سال ۱۰۳۴۔ تیسرے سال ۱۷۴۰۔ چوتھے سال ۲۰۰۰ اور پانچویں سال ۲۰۸۸ عطا فرمایا۔ پس وہ مخلص جو اب "سابقون الاولون" کے اس گروہ میں جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں، آنا چاہیں تو اپنے چندوں میں حسب توفیق اضافہ کر لیں۔ اور اس کی اطلاع براہ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں فرما دیں۔ ایسے دوست اپنی اضافہ والی رقم کی ادائیگی کی صورت بھی لکھ دیں (فنانشل سکرٹری)

پس میں اور میری قسم کے دوسرے لوگ جنہوں نے چوتھے سال بھی کمی نہیں کی۔ بلکہ تیسرے سال کے چندہ میں زیادتی کی تھی (یا اب گذشتہ سالوں کے چندوں میں زیادتی کر لیں۔ تا وہ حضور کی طرح ہر سال پہلے سال سے زیادہ دینے والوں کے گروہ میں آجائیں) وہ اس بات پر مجبور ہیں۔ کہ اب آئندہ ہر سال اضافہ ہی کرتے چلے جاویں۔ اور پانچویں سال میں چوتھے سال سے اور چھٹے سال میں پانچویں سے اور ساتویں سال میں چھٹے سے۔ اور آٹھویں سال میں ساتویں سے اور نویں سال میں آٹھویں سے اور دسویں سال میں نویں سے چندہ دیں خواہ زیادتی کتنی ہی قلیل ہو"۔

(۲) ایک وہ لوگ ہیں جنہوں نے پہلے تین سالوں میں اپنے چندوں میں زیادتی کی۔ لیکن چوتھے سال آ کر میری رعایت سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اتنا ہی چندہ دیا۔ جتنا انہوں نے تحریک جدید کے سال اول میں دیا تھا۔ مثلاً پہلے سال انہوں نے پانچ روپیہ دیئے تھے۔ دوسرے سال انہوں نے دس دیئے تھے۔ اور تیسرے سال پندرہ روپے۔ لیکن چوتھے سال آ کر پھر انہوں نے پہلے سال کے چندے کے مطابق میری رعایت سے فائدہ اٹھا کر صرف پانچ روپیہ ہی چندہ دیا۔ ایسے لوگوں نے چونکہ میری مقرر کردہ "رعایت اور قانون" کے مطابق چوتھے سال اپنے چندہ میں کمی کی ہے۔ اس لئے اب ان کی زیادتی پانچویں سال سے شمار ہوگی۔ وہ اگر چاہیں۔ تو اب کے (یعنی سال پنجم میں) پانچ روپیہ کی جگہ پانچ روپیہ ایک آنہ دے کر یا پانچ روپیہ چار آنہ دے کر یا چھ روپیہ دیکر یا سات روپیہ دیکر یا آٹھ روپیہ دے کر سابقون الاولون میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ پانچ روپیہ ایک پیسہ دیکر بھی اپنے چندہ میں اضافہ کر سکتا ہے۔ اور ایسا شخص زیادتی کرنے والوں میں ہی شمار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اب آئندہ سالوں میں کمی نہ کرے۔ بلکہ ہر سال اپنے چوتھے سال کے چندے پر اضافہ کرتا چلا جائے۔ غرض یہ شرط نہیں۔ کہ تیسرے سال اس نے جتنا چندہ دیا تھا۔ اس پر اضافہ کرے۔ بلکہ چوتھے سال اس نے جتنا چندہ دیا تھا۔ اگر آئندہ سالوں میں وہ اس پر زیادتی کرتا رہتا ہے تو وہ بھی سابقون میں شمار کیا جائے گا۔ پس ایسے لوگوں کے لئے اصل زیادتی تیسرے سال پر نہیں۔ بلکہ چوتھے سال کے چندہ پر سمجھی جائے گی۔ مثلاً اگر کسی شخص نے پہلے سال پانچ روپیہ چندہ دیا۔ دوسرے سال اس نے دس روپیہ دیئے۔ تیسرے سال بیس لیکن چوتھے سال آ کر پھر اس نے پانچ روپیہ دیدیئے۔ تو اب اگر وہ زیادتی کرنا چاہے۔ تو پانچ پر ہی کر سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ بیس پر زیادتی کرے۔ کیونکہ اس نے چوتھے سال اپنے چندہ میں جو کمی کی تھی۔ وہ "اجازت اور قانون" کے ماتحت تھی۔ میں نے اس امر کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں دیکھتا ہوں۔ بعض لوگوں کو یہ فکر لگ گیا ہے۔ کہ ہم نے جو چوتھے سال چندہ دیا تھا وہ تیسرے سال سے بہت کم ہے۔ اب اگر ہم تیسرے سال کے چندہ پر زیادتی کریں۔ تو ہم پر بہت بار پڑ جائے گا۔ میں ایسے دوستوں کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے چوتھے سال کم چندہ دیا تھا۔ تو یہ ان کی زیادتی میں حارج نہیں ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے یہ کمی میری دی ہوئی رعایت کے مطابق کی تھی۔ پس وہ اب تیسرے سال کے چندہ پر نہیں۔ بلکہ چوتھے سال کے چندہ پر اگر دس سال تک زیادتی کرتے چلے جائیں گے۔ تو سابقون الاولون کی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ پہلے تین سالوں میں بھی ہر سال زیادتی ہوتی چلی گئی ہو۔ یا اب زیادتی کر لیں۔ مگر شرط یہی ہے۔ کہ انہوں نے چوتھے سال قانون کے مطابق کمی کی ہو"۔

اس کی حضور نے ایک اور مثال بھی بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

"ایک شخص نے پہلے سال پانچ روپے دیئے۔ دوسرے سال پانچ روپیہ ایک آنہ یا دو آنہ یا چار آنہ زیادتی کی۔ تیسرے سال پھر زیادتی کی۔ مگر چوتھے سال آ کر پھر پانچ روپیہ چندہ دیا۔ پانچویں سال پانچ روپیہ ایک آنہ یا دو آنہ یا چار آنہ چندہ دیا اور چھٹے سال اس سے زیادہ اور آخر تک پھر بڑھاتے چلے گئے۔ ان کا چوتھے سال کا چندہ گو تیسرے سال سے کم ہے۔ لیکن چونکہ یہ پہلے تین سالہ دور میں چندہ بڑھاتے رہے ہیں۔ اور دوسرے سات سالہ دور میں بھی چندہ بڑھاتے رہے ہیں۔ باوجود چوتھے سال میں کمی کر دینے کے یہ لوگ سابقون میں شمار ہونگے۔ کیونکہ دونوں دور مستقل صورت رکھتے ہیں۔ اور دونوں دور میں چندہ بڑھاتے چلے گئے ہیں"۔

جن احباب کی پانچ سالہ فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ وہ اپنا حساب دیکھ لیں اگر وہ سابقون میں نہیں۔ تو ان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی ادا کردہ رقوم میں مناسب اضافہ کر کے سابقون میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ مومن سابقون کے ثواب کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اور یہ ثواب ایسا نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور انڈیا بھی ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلبا اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے چندہ میں پانچ سال تک متواتر حصہ لینے والے

مخلصین کی فہرست

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی" کے پورا کرنے والے وہی لوگ ہیں جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لے رہے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے نام مرکز میں جو اہم لائبریری قائم کی جائیگی اس کے ہال میں لکھ دیئے جائیں گے۔

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں کو تحریک جدید کے وعدے خواہ وہ سال پنجم کے ہوں یا گذشتہ کسی سال اول دوم سوم یا چہارم میں سے کسی سال کے ہوں۔ جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ یہ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ "حقیقی طور پر الٰہی فوج" میں شامل ہونے والے وہی ہیں جو "دسوں سال تک اپنے وعدے پورے کرتے چلے جائیں"۔ ذیل میں متواتر پانچ سال تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنے والے احباب کی ایک فہرست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور وعدہ پورا کرنے والوں کے اسماء گرامی دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

اس پانچ سالہ فہرست میں ان مخلصین کے نام ہیں جنہوں نے سال اول۔ دوم سوم چہارم اور سال پنجم کے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔

ان احباب کے نام نہیں جنہوں نے سال پنجم تو ادا کر دیا مگر گذشتہ کسی نہ کسی سال کی کل رقم یا اس کا کوئی کم و بیش حصہ یا جز باقی ہے۔ ایسے احباب جنہوں نے گذشتہ چار سالوں میں سے کچھ رقم ادا نہیں کی ہے۔ انہیں چاہئیے۔ کہ وہ اپنی واجب الادا رقم مرکز میں فوراً بھجوا دیں۔ تا ان کا نام بھی اسی فہرست میں لکھا جائے۔ جو پانچ ہزار سپاہیوں کی پانچ سالہ قربانیوں کے متعلق تیار کی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس پانچ سالہ فہرست میں صرف انہی کا نام لکھا جائے گا جو پہلے پانچ سالہ وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیں گے۔ پس احباب کو اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف خاص توجہ چاہئیے پانچ سالہ وعدہ کو فی صدی پورا کرنے والوں کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ کسی دوسری جگہ السابقون الاولون میں شامل ہونے کا قاعدہ بھی شائع کیا جا رہا ہے ہر پانچ سالہ قربانی کرنے والے کو چاہئیے۔ کہ اس قاعدہ کو غور سے پڑھ لے اور اپنا حساب اپنے سامنے رکھ کر غور کرے کہ وہ کس درجہ میں آ رہا ہے۔ سابقون الاولون میں آنے کے لئے اسے مزید کس قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر اس کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ اور اس کا ایمان اور اخلاص اس کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے ان سپاہیوں میں شمار کیا جائے۔ جو "السابقون الاولون" کہلانے والے ہیں تو اسے چاہئیے۔ کہ اپنی توفیق کے مطابق السابقون الاولون میں آنے کے لئے قربانی کرے اور اپنے مزید اضافہ کی چٹھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور براہ راست پیش کر دے۔

"السابقون الاولون" میں آنے اور اس غرض کے لئے کہ تحریک جدید میں پانچ سالہ قربانیاں کرنے والوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کے پورا کرنے والوں کے رجسٹر میں لکھا جا چکا ہے۔ انہیں چاہئیے کہ وہ دس سال پورے ہونے تک اشاعت

احمدیت کے لئے قربانی کرتے جائیں۔ یہ پرچہ ہر اس شخص کے پاس بھی جو اخبار کا خریدار نہیں۔ بھیجا جا رہا ہے۔ بہرحال پانچ سالہ فہرست حسب ذیل ہے

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر	اسماء گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
۱	سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز از خود	۳۰۰	۳۰۱	۵۰۰	۵۷۵	۶۰۰
۲	" " دس نادار احمدیوں کی طرف سے	۳۰۰	۳۱۰	۵۰۰	۵۷۵	۶۰۰
۳	" " از سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ	۶۰	۶۱	۷۰	۸۰	۸۴
۴	" " سیدہ سارہ بیگم صاحبہ	۶۰	۶۱	۷۰	۸۰	۸۴
۵	" " از حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	x				
۶	" " مسیح موعود علیہ السلام	x	۳۰۱	۵۰۰	۵۷۵	۶۰۰
۷	" " ان روحوں کی طرف سے جو صداقت کے لئے تڑپ رہی ہیں۔	x	۷	۱۰۰	۱۱۵	۱۲۰
۸	حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر قادیان	۲۲۵	۲۳۰	۳۰۰	۲۵۰	۲۵۱
۹	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب "	۳۰۰	۳۳۳	۳۳۹	۲۰۱	۱۰۱
۱۰	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی محلہ "	۳۰	۳۳	۶۰	۴۰	۴۱
۱۱	بابو سراج دین صاحب محلہ دار الفضل "	۲۷۰	۱۰۰	۲۵۰	۲۷۰	۲۷۱
۱۲	منشی عبد العزیز صاحب ٹپواری مسجد مبارک	۱۰۰	۱۵۰	۲۰۰	۱۲۵	۱۵۰
۱۳	" حاجی محمد صاحب ٹپواری بالاکنڈہ	۲۰۰	۲۵	۳۰	۲۱۰	۳۰ ۸۹
۱۴	سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ قادیان	۱۰	۲۰	۲۱	۱۲	۱۵
۱۵	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰	۲۰	۲۱	۱۲	۱۵
۱۶	قاضی رشید احمد صاحب ارشد	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱
۱۷	مولوی محمد مبارک احمد صاحب مبلغ	۵	۵/۸	۶	۵	۵
۱۸	" عبد العزیز صاحب مبلغ ہیٹ	۱۰	۱۵	۱۸	۲۰	۱۰/۱
۱۹	خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان	۱۲۰	۱۴۰	۱۶۰	۱۶۲	۱۶۳
۲۰	" منشی برکت علی صاحب شملوی	۲۱۰	۲۱۵	۲۲۵	۱۰۰	۱۰۰
۲۱	" منشی محمد حسن صاحب محرر جوبلی فنڈ	۱۵	۱۶	۳۰	۱۵	۱۶
۲۲	حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال "	۵	۱۱	۱۲	۶	۸
۲۳	سید محمود عالم صاحب امین دفتر محاسب	۲۰	۲۹	۳۹	۲۴	۳۵
۲۴	اہلیہ صاحبہ " " "	۵	۶	۷	۶	۶
۲۵	شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی قادیان	۳۰	۴۵	۶۰	۳۵	۴۰
۲۶	ماسٹر محمد بخش صاحب مدرس "	۵	۱۰	۱۰	۵	۵/۴
۲۷	ماسٹر نذیر حسین صاحب "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۲۸	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۲۹	مولوی ارجمند خان صاحب "	۱۰	۱۱	۱۵	۱۰	۱۰/۱
۳۰	مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم اے "	۱۰	۱۱	۱۵/۸	۳۰	۳۱
۳۱	ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے "	۱۰	۱۰/۲	۱۱	۱۰	۱۲/۸
۳۲	صوفی مرزا محمد یعقوب صاحب "	۵	۶	۷	۸	۹
۳۳	" " از جلال الدین صاحب مرحوم داد احسان صاحبہ	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۴	منظور احمد صاحب آفس کلرک قادیان	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۳۵	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی	۵	۵/۴	۵/۱۲	۶	۲۰
۳۶	سلطان صلاح الدین صاحب تحریک جدید قادیان	۵	۵/۲	۵/۳	۵/۲	۵۰
۳۷	ڈاکٹر محمد بخش صاحب دار الرحمت "	۱۰	۱۲	۱۳	۱۰	۱۱

651
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر	اسماء گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
۳۸	صوفی غلام محمد صاحب پنشنر دارالرحمت	۳۰	۴۰	۵۰	۳۰	۴۰
۳۹	مولوی محمد رحیم الدین صاحب "	۱۰	۱۳	۱۴	۱۲	۱۳/۸
۴۰	چوہدری کریم الدین صاحب "	۱۰	۱۰/۱	۱۰/۲	۱۰	۱۰/۱
۴۱	صوبیدار محمد عبداللہ صاحب انڈین آرمی	۶۰	۷۵	۱۱۵	۶۲	۶۵
۴۲	میاں فضل محمد صاحب دوکاندار دارالعلوم	۱۰	۱۲	۲۰	۱۰	۱۰/۲
۴۳	مولوی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی "	۱۰	۲۰	۲۵	۳۰	۳۵
۴۴	ڈاکٹر منظور احمد صاحب "	۵	۶	۶	۵	۵/۸
۴۵	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵	۶	۵	۵/۸
۴۶	چوہدری محمد ابراہیم صاحب "	۵	۵/۸	۶	۶/۸	۷
۴۷	منشی غلام محمد صاحب پنشنر دار الفضل	۱۰	۱۰	۱۰	۱۲	۱۲/۲
۴۸	بھائی غلام قادر صاحب " "	۲۰	۲۲	۲۲	۲۰	۲۰
۴۹	بابو فقیر علی صاحب دار البرکات	۱۰	۴۰	۶۵	۱۰	۱۰
۵۰	حکیم نیاز محمد صاحب "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۵۱	حضرت پیر منظور احمد صاحب مسجد مبارک	۱۰	۲۰	۲۵	۲۶	۲۷
۵۲	قاضی ظہور الدین صاحب اکمل "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۵۳	میاں مولا بخش صاحب دوکاندار "	۵	۱۰	۵۰	۵	۶
۵۴	" عبدالرحیم صاحب دیانت فیکٹری "	۵	۶/۴	۷/۸	۵	۶/۴
۵۵	بابو عطاء اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر بٹالہ	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۵۶	چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار لسراوال	۱۰	۱۳/۸	۱۵	۱۶	۱۷
۵۷	ڈاکٹر علی گوہر صاحب پنشنر "	۱۰	۱۳/۸	۱۵	۱۶	۱۷
۵۸	چوہدری غلام محمد صاحب پچانکوٹ	۵	۶	۶/۱	۶/۲	۶/۳
۵۹	والدہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۶۰	اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب عزیز پچانکوٹ	۵	۵/۴	۱۵	۵	۵/۴
۶۱	خانصاحب ڈاکٹر مطلوب خانصاحب "	۳۰	۳۵	۴۰	۴۴	۴۶
۶۲	چوہدری محمد طفیل صاحب ڈیریانوالہ گورداسپور	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۰
۶۳	محمد حنیف صاحب رتو چک "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۶۴	غلام محمد صاحب فیض اللہ چک	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۵
۶۵	ڈاکٹر محمد الدین صاحب سیالکوٹ نارووال	۱۰۰	۱۰۱	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۱
۶۶	مستری محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	۳۰	۲۰	۲۵	۳۰	۳۰/۸
۶۷	منشی احمد الدین صاحب "	۳۰	۲۲	۱۰	۵	۵/۱
۶۸	محمد شفیع صاحب ٹیکس میکر "	۵	۵/۰/۳	۵/۰/۶	۵/۰/۹	۵/۱
۶۹	حسن محمد صاحب "	۱۰	۱۰	۱۰/۸	۵	۵/۱
۷۰	ملک فیروز الدین صاحب ماہوالہ "	۱۰۰	۵۰	۸۰	۱۲۵	۱۳۰
۷۱	ملک عبدالغنی صاحب سمبڑیال حال بڑودہ	۳۰	۳۰	۳۰	۲۰	۳۰
۷۲	احمد الدین صاحب سمبڑیال	۵	۶	۹	۱۰	۱۱
۷۳	شیخ غلام نبی صاحب نوشہرہ پسرور	۱۰	۵	۷	۵	۵
۷۴	چوہدری محمد عبداللہ صاحب سول لائن لاہور	۵	۵	۱۳۵	۱۴۰	۱۵۰
۷۵	بابو محمد امین صاحب "	۱۱۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۷۶	مرزا عطاء اللہ صاحب "	۳۰	۳۵	۴۰	۴۰	۶۰
۷۷	سید منصور احمد صاحب ڈرنری کالج "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۷۸	اہلیہ صاحبہ عبدالقادر صاحب مزنگ	۵	۶	۷	۵	۶
۷۹	نبی بخش صاحب ہانڈو "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴

نمبر	اسماء گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
۸۰	مستری عبدالرحمن صاحب گنج	۵	۵	۵	۵	۵/۸
۸۱	محمد الدین صاحب چک ۲۸ علی پور	۵	۵/۴	۶/۹	۵	۵/۱
۸۲	حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ	۳۰	۳۵	۴۰	۳۵	۳۰/۲
۸۳	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵	۵	۵	۵/۲
۸۴	ملک محمد شفیع صاحب بمبئی "	۵	۶	۱۲	۱۰	۱۰/۱
۸۵	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے	۵	۱۰	۲۰	۳۵	۴۰
۸۶	اللہ بخش صاحب چک جھبور ۱۱۷	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۰	۵/۱
۸۷	محمد عبداللہ صاحب " "	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۶	۵/۱
۸۸	منشی محمد الدین صاحب آنبہ	۱۰	۱۱	۱۵	۱۶	۱۷
۸۹	اللہ دتا صاحب زرگڑی	۵	۵	۵/۸	۵	۵
۹۰	میاں محمد الدین صاحب وزیرآباد	۵	۶	۷	۵	۵/۱
۹۱	ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب "	۳۰	۵۰	۶۰	۶۳	۶۵
۹۲	محمد یوسف صاحب لویری والہ	۵	۵	۷/۸	۵	۵/۸
۹۳	منشی غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی	۵	۱۰	۱۵	۳۰	۳۱
۹۴	" غلام احمد صاحب بھاکا بھٹیال	۵	۵/۰/۶	۵/۰/۹	۵/۱	۵/۱/۳
۹۵	چوہدری محمد مدد علی صاحب جڑانوالہ	۲۰	۲۵	۲۸	۳۰	۵۰/۰
۹۶	محمد زاہد صاحب ستور کوٹ	۵	۵	۷/۸	۶	۷/۰
۹۷	ملک عبدالرحیم صاحب اوورسیر گھیانہ جھنگ	۲۰۰	۲۴۰	۳۰۰	۲۳۰	۲۴۳/۰
۹۸	غلام محمد صاحب سیل اوورسیر چنیوٹ	۳۰	۳۳	۳۶	۳۰	۳۴
۹۹	مستری غلام حسین صاحب ہردووال حال حویلی بہادر شاہ	۱۰	۱۱	۱۵	۱۶	۱۷
۱۰۰	شیخ محمد علی صاحب سکھلا ہر جھنگ	۱۰	۱۲	۱۳	۱۱	۱۱/۴
۱۰۱	بابو محمد سعید صاحب سرگودھا	۶۰	۷۰	۸۰	۸۱	۸۲
۱۰۲	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۱۱	۱۵	۷	۸
۱۰۳	چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ ج ب	۵	۶	۹	۵	۹
۱۰۴	" گلو خان صاحب " "	۱۰	۱۱	۱۱	۱۰	۵
۱۰۵	" عطاء اللہ صاحب بی اے " "	۱۰	۱۲	۱۵	۱۹	۲۴
۱۰۶	ملک فضل حسین صاحب سرگودھا	۵	۱۰	۱۵	۳۰	۴۰
۱۰۷	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰۸	شیخ بشیر احمد صاحب گجرات	۵	۵/۴	۶/۰	۷/۰	۱۰
۱۰۹	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶
۱۱۰	چوہدری فقیر محمد صاحب فاضلکا فیروزپور	۲۵۰	۲۶۰	۲۹۰	۲۵۰	۲۵۰/۸
۱۱۱	اہلیہ صاحبہ " " "	۵	۱۰	۱۱/۸	۱۰	۱۰/۸
۱۱۲	نظیر فاطمہ صاحبہ بنت " " "	۵	۵/۸	۶	۵	۵/۴
۱۱۳	چوہدری نور محمد صاحب پنشنر " " "	۵	۵/۸	۶/۸	۱۰	۱۰/۴
۱۱۴	" بشیر محمد صاحب پسر " " "	۵	۵/۸	۶	۵	۵/۴
۱۱۵	" صالح محمد صاحب پسر " " "	۵	۵/۸	۶	۵	۵/۴
۱۱۶	" جان محمد صاحب " " " "	۵	۵/۸	۶	۵	۵/۴
۱۱۷	" صادق محمد صاحب " " " "	۵	۵/۸	۶	۵	۵/۸
۱۱۸	مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی قادیان	۵۰	۶۰	۷۰	۵۰	۵۵
۱۱۹	چوہدری دیوان علی صاحب سرائے عالمگیر	۵	۶	۷/۸	۵	۵/۸
۱۲۰	محمد عیسیٰ صاحب زیروی سندھ	۵	۶	۱۰	۱۰	۱۰/۸
۱۲۱	رحیم بخش صاحب چک جھبور ۱۱۷	۱۰	۱۰/۸	۱۲	۱۱	۱۱/۲

(باقی آئندہ)